نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

فرزندِ اقبال جناب ڈاکٹر جاوید اقبال کی دار العلوم تشریف آوری اور آپکی تحریک طالبان افغانستان کی تائید و حمایت کا اعلان

یہ اطلاع دینی اور علمی حلقوں کیلئے انتہائی خوش کن ہے کہ گزشتہ دنوں فرزند اقبالؒ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب سفر افغانستان سے واپسی پر دار العلوم حقانیہ اپنے رفقاء سمیت تشریف لائے۔ (آپکے ہمراہ (ر) جنرل امتیاز' جو بھٹو کے ملٹری سیکرٹری اور بے نظیر کے ایڈوائزر بھی رہے' اس کے علاوہ امریکن یونیورسٹی کے پروفیسر جناب حفیظ ملک بھی تھے۔) آپ نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے ملاقات اور تبادلہ خیال کے بعد دار العلوم کے مختلف شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا۔ جس کے بعد آپ نے ایوان شریعت ہال میں طلبہ سے تفصیلی خطاب بھی فرمایا۔ دار العلوم کے متعلق جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنی رائے میں جن نیک خیالات اور پاکیزہ احساسات کا اظہار فرمایا' وہ یقیناً ان کی اعلیٰ ظرفی کی دلیل ہے۔ آپ نے حقائق معلوم کرنے اور طالبان حکومت کا قریب سے جائزہ لینے کے لئے افغانستان کا جو نجی دورہ کیا اس سے پاکستان اور افغانستان کے دینی حلقوں کی پذیرائی ہوئی۔ یقیناً تحریک طالبان اور دینی حلقوں کے لئے آپ جیسی شخصیات کا تعاون اور حمایت باعث تقویت ثابت ہوگی۔ ہمارے لئے ڈاکٹر صاحب علامہ اقبال کے فرزند ہونے کے ناطے انتہائی عزیز اور محترم ہیں۔ حضرت علامہ نے خاص طور سے "جاوید نامہ" اور اپنے اشعار میں میں جگہ جگہ آپکا ذکر کر کے آپ کو ہمیشہ کیلئے امر کر دیا اور جو نصیحتیں آپ کے نام اشعار میں علامہ نے فرمائی ہیں وہ بھی آپ کا ایک عظیم سرمایہ افتخار ہے۔ گو کہ ایک عرصے سے آپ کے مختلف افکار و نظریات کے بارے میں ہم سنتے اور پڑھتے آرہے ہیں اور کئی بار ان سے اختلاف رائے بھی ہوا لیکن آپ کے ساتھ بالمشافہ تبادلہ خیال میں کئی مفید پہلو سامنے آئے۔

بد قسمتی سے جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب اور نظریاتی دینی طبقہ کے مابین خلیج شروع سے حائل رہی اور دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع نہ ملا۔ سیکولر نظام تعلیم اور مغربی درسگاہوں کے اثر نے آپ کے افکار کی ذہنی آبیاری کی جس کا اثر آپ کی تحریر، تقریر اور سیاسی زندگی پر نمایاں رہا۔ ایک طویل عرصہ سے دینی طبقہ اور ڈاکٹر صاحب کے مابین مختلف محاذوں پر مباحثاتی کشمکش بھی جاری رہی دینی طبقہ کو آپ کے خیالات سے اس وجہ سے زیادہ زک پہنچتی تھی کہ یہ طبقہ سب سے زیادہ حضرت علامہ کا مداح، گرویدہ اور اس کی فکر کا امین ہے۔ وہ جناب ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب میں بھی حضرت علامہ اقبال کی شخصیت کا پر تو دیکھنا چاہتے تھے۔ حضرت علامہؒ عمر بھر علماء اور مذہبی شخصیات سے فیض حاصل کرتے رہے۔ جیسے حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ، حضرت علامہ شبلی نعمانیؒ اور حضرت مولانا عبدالباری ندویؒ جیسے نابغہ روزگار سے۔ آپ کا نیاز مندانہ تعلق تاریخ کا اہم باب ہے یہ اچھا ہوا کہ آپ دورہ افغانستان (جو دوررس نتائج کا حامل ہوگا) کے بعد واپسی پر بر صغیر کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور یہاں کے نظام درس و تعلیم سے واقفیت حاصل کی۔ ادارہ آپ کی دارالعلوم تشریف آوری اور تحریک طالبان کی تائید وحمایت کرنے پر تہہ دل سے ممنون ہے اور یہ امید کرتا ہے کہ اس قسم کی آمد ورفت اور تبادلہ خیالات سے وہ فاصلے کم ہو جائیں گے جو آپ اور دینی نظریاتی طبقے کے درمیان حائل ہیں۔ اسی طرح ہم ڈاکٹر جاوید صاحب کی اس تجویز کی دل وجان سے تائید کرتے ہیں جس میں آپ نے تحریک طالبان اور پاکستان کے علما اور دانشوروں کی ایک بڑے علمی سیمینار منعقد کرانے کا خیال پیش کیا ہے۔ اس قسم کی علمی کانفرنس کا دونوں طبقوں کو فائدہ ہوگا۔ طالبان کا موقف، نقطۂ نظر اور نظام حکومت کا خاکہ بھی دنیا کے سامنے آئیگا اور انکے بارے میں دنیا جو کچھ سوچتی ہے اسکے متعلق معلومات بھی طالبان کو حاصل ہوں گی۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب جدید پڑھے لکھے طبقے اور مغرب کے سامنے تحریک طالبان کے موقف کی وکالت اپنے علم وفضل کی بنیاد پر بہترین انداز میں کر سکیں گے۔ اور ویسے بھی افغانیوں سے حضرت علامہؒ کی جو عقیدت ووابستگی تھی اسکے فرزند سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔